خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 261 | ہفتہ 4 رجب 1417ھ 16 نبوت 1375ہش 16 نومبر 1996ء

ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے

میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا' خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل درپیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان معاصی اور جرائم کی مرض سے تب ہی نجات پا سکتا ہے کہ اسے چور اور سانپ وغیرہ سے بڑھ کر ان کے مضر اور نقصان دہ ہونے کا یقین ہو اور خدا کا جلال' اس کی عظمت اور جبروت ہر وقت اس کے مدنظر ہو۔ انسان اپنی حرص و خواہش اور دلی آرزوؤں کو بھی ترک کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک ذیابیطس کا مریض جس کو ڈاکٹر کہہ دے کہ شیرینی کا استعمال بالکل ترک کر دو۔ پھر اپنی جان کی خاطر میٹھے کو چھوتا بھی نہیں۔ پس یہی حال روحانی حرص و ہوا اور خواہشات نفسانی کا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال سچے طور پر اس کے دل میں گھر کر چکا ہو تو پھر اس کی نافرمانی کو آگ کے کھانے سے اور موت سے بھی بدتر محسوس کرے گا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 594)

انسان ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا محتاج ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تم خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حاجتمند ہو تم اس احتیاج کا احساس پیدا کر لو۔ تم یہ سمجھ لو کہ دنیا کی کوئی نعمت اور کوئی اخروی نعمت ہمیں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ اس کا فیصلہ نہ کرے۔ کیونکہ اس دنیا کی ملکیت بھی اس کے قبضہ میں ہے اور اس دنیا کی نعمتیں بھی اس کے ارادہ اور منشاء کے بغیر کسی کو مل نہیں سکتیں۔ تمہیں (-) جوتی کا ایک تسمہ بھی اس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا منشاء نہ ہو۔ ہر چیز میں ہر وقت اور ہر آن تم محتاج ہو۔ تمہارے اندر اپنے رب کی احتیاج ہے۔ خدا تعالیٰ تمہارا محتاج نہیں۔ خدا تعالیٰ تو غنی ہے (-) حقیقی غناء اسی کی ذات میں ہے۔ کوئی اور ہستی ایسی نہیں کہ جس کی طرف ہم حقیقی غناء کو منسوب کر سکیں۔ اور کہہ سکیں کہ اس کے اندر غناء پائی جاتی ہے اور وہ غنی ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ صفات باری کا مظہر بنتے ہوئے غناء کی صفت بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق اپنے رب سے پائے۔ پھر وہ ایک معنی میں غنی بھی بن جاتا ہے' ایک معنی میں وہ ربوبیت بھی کرتا ہے اور رحمانیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ رحیمیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ وہ معاف بھی کرتا ہے اور مالک یوم الدین کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ لیکن یہ سب نسبتی اور طفیلی چیزیں ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اس کی دی ہوئی توفیق سے صفات باری کا مظہر بنتا ہے۔ اگر خدا کا سہارا نہ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کی صفات کا کون مظہر بن سکے؟ ہاں جب اللہ تعالیٰ خود اپنا سہارا دیتا ہے اور اپنے فضل سے نوازتا ہے تو انسان اس کی صفات کاملہ کا محدود دائرہ میں اور طفیلی طور پر مظہر بھی بنتا ہے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق بنتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) کامل غناء والی ذات تو اللہ کی ہے اور وہ غنی ہونے کے لحاظ سے تمہارا محتاج نہیں ہے اور الغنی کے اندر یہ مفہوم بھی آگیا (جس کو پہلے فقرہ میں کھول کر بیان کیا گیا تھا) کہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی احتیاج ہے۔ تم زندہ نہیں رہ سکتے جب تک حیّ خدا تمہاری زندگی کی ضرورت کو پورا کرنے والا نہ ہو۔ اور اپنی حیات کاملہ سے تمہیں ایک عارضی زندگی نہ عطا کرے۔ تمہاری استعدادیں اور قوتیں قائم نہیں رہ سکتیں۔ جب تک کہ خدائے قیوم کا تمہیں سہارا نہ ملے۔ سب تعریفوں کی مالک اس کی ذات ہے۔ اس لئے وہ تمہاری احتیاجوں کو پورا کرتا ہے اور تمہارے دل سے یہ آواز نکلتی ہے (-) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چونکہ تم اس کے محتاج ہو اور وہ تمہارا محتاج نہیں اس لئے تم اپنی فکر کرو (-) اگر وہ چاہے تو روحانی حیات سے تمہیں محروم کر دے (-) اور ایک اور ایسی قوم پیدا کر دے۔ جو اپنے کو اس کے لئے فنا کر دے اور اس میں ہو کر ایک نئی زندگی پائے۔

(از خطبہ 18- اخاء 1347ہش)

جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 13- نومبر96ء کو مکرم محمد احمد فہیم صاحب مربی سلسلہ کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام موحد احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود صوبیدار (ر) محمد اشرف خان صاحب کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر صاحب آف احمد نگر کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم ملک نجیب احمد صاحب منڈی بہاؤالدین اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم محمد احمد نعیم صاحب مربی سلسلہ کو 96-11-11 کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود مکرم ملک سلطان علی ریحان صاحب ریٹائرڈ ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کا پوتا اور مکرم حافظ عبد الحفیظ اعوان صاحب مربی سلسلہ فجی (راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) کا نواسہ ہے نیز بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ندیم احمد چوہدری صاحب کو مورخہ 13- نومبر96ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔

حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "غزالہ احمد" نام عنایت فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ بچی مکرم چوہدری نصیر احمد اٹھوال کی پوتی و حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑنواسی اور مکرم حمید احمد خالد صاحب انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی اور صحت والی زندگی سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

جماعت احمدیہ کی حقیقی دولت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"ہماری دولت پٹرول کے چشمے نہیں ہماری دولت بڑے بڑے کارخانے نہیں جماعت احمدیہ کی دولت وہ مخلص دل ہیں جو منور سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے والے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- نبوت 1375 ھش 16 - نومبر 1996ء

عمل اور تجزیہ

اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سن لینا اور انہیں اپنی زبان سے دہرانا بھی بہت برکت کا باعث ہے۔ اس سے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور اس محبت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور جس انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے یا یوں کہیے کہ جس کی اللہ تعالیٰ سے دوستی ہو جائے یا دوسرے الفاظ میں جو اللہ تعالیٰ کا ولی بن جائے اسے پھر کس چیز کی کمی ہے۔ سارا جہان اس کا ہو جاتا ہے۔ اس کی خواہشات خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو جاتی ہیں اور ہر وہ شخص جس کی خواہشات خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو جائیں وہ اپنی ہر مراد پا لیتا ہے۔ سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس کا خدا ہو جائے اس کا سب کچھ ہو جاتا ہے۔ جیسے "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ جو ہر چیز کا مالک ہے اس کی ہر چیز بھی اسی کی ہو جاتی ہے یعنی اس شخص کی جو اس کا ولی بن جاتا ہے۔

لیکن خدا تعالیٰ کی باتوں کو سننے اور انہیں زبان سے دہرانے کے علاوہ یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ ان پر غور کیا جائے' ان پر تدبر کیا جائے۔ اگر سوچا جائے کہ کہا کیا گیا ہے اور جو کچھ کہا گیا ہے اس میں ہمارا کتنا حصہ ہے' یعنی ہمیں اس کے متعلق کیا کچھ کرنا ہے' یہ ہے عملی زندگی کو سدھارنے والی بات۔ اگر ہم بات کو صرف سن لیں اور اسے سمجھیں نہیں اور اس کے متعلق کچھ سوچنے کی کوشش نہ کریں تو برکت کی حد تک تو ہمارے لئے سننا مفید ہو گا لیکن عمل کی حد تک ہم کچھ بھی حاصل نہ کر پائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی ہر بات ہماری بہبود کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیک فطرت پر پیدا کیا ہے اور وہ اسے نیک ہی رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن یہ صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی باتوں کو سنیں اور ان پر غور کریں اور ان کے متعلق صدق اور اخلاص سے کوشش کریں کہ وہ باتیں ہماری زندگی میں عملی طور پر داخل ہو جائیں اور ہم ان کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔

اگرچہ خدا تعالیٰ کو یہ بات بھی پسند ہے کہ اس کی باتیں سنی جائیں لیکن وہ باتیں کرتا اس لئے ہے کہ ان پر عمل کیا جائے۔ جو شخص بھی اس سلسلے میں کوئی کوشش کرے گا وہ دیکھے گا کہ اگر وہ چل کر خدا کی طرف جاتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔ اگر وہ ایک چیز مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے بے شمار چیزیں دے دیتا ہے۔ اس کی ہر خواہش پوری ہوتی ہے۔ اس کی ہر مراد بر آتی ہے۔ کیونکہ اس کی خواہشات اور اس کی مرادیں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سنا بھی جائے اور ان پر عمل بھی کیا جائے۔ اور عمل کے سلسلے میں یہ بات پیش نظر رکھنے والی ہے کہ ضروری نہیں کہ ادھر عمل شروع کیا اور ادھر اس کا نتیجہ نکل آیا۔ پہلے بات سنی پھر اس پر عمل شروع کیا اور عمل کرتے رہنے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ یہ درمیانی وقت جو ہے یہ صبر کے ساتھ گزارنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ سے آپ کچھ مانگ رہے ہیں تو اگرچہ ہو تو یہ بھی سکتا ہے کہ اسی وقت آپ کی جھولی میں ایک چیز آ گرے' جو آپ نے مانگی ہے۔ جس مراد کے بر لانے کی آپ نے دعا کی ہے وہ فوری طور پر پوری ہو جائے۔ لیکن ہر معاملے میں یہ بات ضروری نہیں۔ صبر کرنا پڑتا ہے اور صبر کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مانگتے رہنے کی ضرورت ہے۔ اور اس صبر میں واویلا نہیں بلکہ اخلاص اور صدق ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں تو ہمارے دل میں اضطراب بھی پیدا ہونا چاہئے اور ہمیں اخلاص اور صدق کے ساتھ اس کا دروزاہ کھٹکھٹانا چاہئے۔ جب انسان کے دل میں سچی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے اور وہ صبر کے ساتھ اور حقیقی اضطراب کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اور مانگتا ہی رہتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے فیوض کے خزانے اس کے لئے کھول دیتا ہے۔ وہ اپنے فیوض کا اسے وارث بنا دیتا ہے۔ اور جس کے لئے خدا کے فیوض کے خزانے کھل جائیں اور جو ان خزانوں کا وارث بن جائے اسے پھر دونوں جہانوں میں اور کیا چاہئے۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا ہی سب چیزوں کا مالک ہے اور خدا ہی سے سب چیزیں مل سکتی ہیں چاہے وہ مادی ہوں یا روحانی ہوں۔ اور چیزیں لینے کا یہ طریق ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے اور صبر کے ساتھ دعا کی جائے۔ اس کے دروازے پر دستک دی جائے۔ اور اخلاص اور صدق کے جذبے کے ساتھ دستک دی جائے۔ اور پھر انتظار کیا جائے کہ خدا تعالیٰ کب رجوع برحمت ہوتا ہے۔ ایسا کرنے سے انسان کی تمام ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ اس کی تمام مرادیں بر آجاتی ہیں اور اس کی ضروریات اور مرادوں کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ان میں پھر دنیا کی کوئی ملونی باقی نہیں رہتی۔ وہ وہی کچھ مانگتا ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے مانگا جائے۔ وہ اسی چیز سے خوش ہوتا ہے جو اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ ایسا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی باتوں کو سننے کے بعد ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جوں جوں ہم اس عمل میں آگے بڑھیں گے توں توں ہم خدا کے قریب ہوں گے۔ ساری دنیا ہمارے لئے مسخر ہوتی نظر آئے گی۔

اگر ہم اپنی زندگی کا تجزیہ کرتے رہیں اور خود اپنا امتحان لیتے رہیں تو اس بات کا سمجھنا مشکل نہ ہو گا کہ ہم کس سمت چل رہے ہیں' کہاں تک پہنچے ہیں اور ہماری منزل کتنی قریب آگئی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم نے روحانی طور پر کیا کچھ پایا ہے اور کیا کچھ پانے کے لئے ہمیں مزید کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ تجزیہ کرتے رہیں تو ہمارا کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں ہو گا۔ اپنے ہر لمحے کے لئے ہم یہ کوشش کریں گے کہ یہ پہلے لمحے سے زیادہ بہتر ہو۔ اور جب انسان کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اس کا ہر آنے والا لمحہ پہلے لمحے سے بہتر ہوتا ہے یا یوں کہیے کہ ہر آنے والا دن گزرے ہوئے دن سے بہتر ہوتا ہے تو اس کی زندگی نہایت کامیاب گردانی جا سکتی ہے۔ کیونکہ وہ ترقی کی شاہراہ پر ہے اور یہ ترقی کی شاہراہ اس کی مرادوں کے مطابق اسے منزل تک پہنچا دے گی۔

پس یہ ہمارا فرض ہونا چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ کی باتوں کو سنیں بھی' ان پر عمل بھی کریں اور یہ بھی دیکھتے رہیں کہ وہ باتیں ہم پر کس حد تک اثر انداز ہو رہی ہیں۔ اور کیا ہماری سمت سیدھی ہے یا نہیں' کیا ہم اپنے آپ کو خدا کے قریب تر ہوتا پا رہے ہیں یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمیں اس تجزیہ کی توفیق دے بلکہ ہمارے اعمال کو صحیح سمت پر لگائے اور اس کے صحیح ثمرات سے ہمیں متمتع ہونے کی توفیق دے۔

ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق و وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ ادیان عالم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں

اہل طائف کے سردار عبدیالیل نے تمام قوم کی طرف سے مدینہ میں آکر اسلام قبول کیا تھا۔ اسی سال بنی تمیم کا وفد بھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے جو معیار صداقت آپ ؐکی خدمت میں پیش کیا وہ بھی اپنے رنگ میں ایک نرالا ہے۔ انہوں نے اپنے خطیب اور شاعروں کو آنحضرت ﷺ کے خطیب اور شاعر کے مقابلے میں پیش کیا اور جب آنحضرت ﷺ کے خطیب اور شاعر نے نہایت سادہ مگر پر اثر پیرایہ میں توحید الٰہی اور تبلیغ اسلام کا مضمون ادا کیا تو بنی تمیم پر اس کا بہت اثر ہوا اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

انہی ایام میں کعب بن زبیر جو عرب کا مشہور شاعر تھا اور ہمیشہ آنحضرت ﷺ اور اسلام کی مخالفت میں شعر کہہ کر لوگوں کو اشتعال دلایا کرتا تھا۔ آپ ؐکی مدح میں ایک مشہور قصیدہ بردہ لے کر حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا۔ یہ وہی قصیدہ ہے جو بانت سعاد کے نام سے مشہور ہے۔ اسی سال یمن مہرہ عمان بحرین اور یمامہ کے بہت سے رؤساء نے بذریعہ خطوط یا وفد بھیج کر اسلام قبول کر لیا۔ مہرہ اور یمن کے عیسائی بھی اسی سال مسلمان ہوئے۔ بحرین کے سردار منذر کے پاس آپؐ نے ایک مبلغ بھیجا جس کے پہنچنے پر منذر نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

اسی سال یمامہ سے بنو حنیفہ کا ایک وفد آیا جس میں مسیلمہ کذاب بھی شامل تھا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد (ﷺ) اپنے بعد مجھے خلیفہ بنانا منظور کر لیں تو میں آپ ؐکی بیعت کر لیتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ آگے بڑھے اور آپ ؐکے ساتھ ساتھ ثابت بن قیس بھی تھا آپ ؐنے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "اگر تو کھجور کی یہ شاخ جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے مجھ سے طلب کرے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا۔ کیونکہ میں تیری نسبت جو کچھ دیکھ چکا ہوں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیرا انجام اچھا نہیں"۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی شرح حضرت ابو بکرؓ نے مجھے بتائی کہ آپؐ نے دیکھا تھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں جو مجھے برے معلوم ہوتے ہیں پھر خواب میں مجھے وحی ہوئی کہ ان پر پھونک مارو۔ جب میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے اس سے مراد دو کذاب ہیں جو میرے بعد زور پکڑیں گے۔ ایک اسود عنسی صنعا اور دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ کا۔

اسی سال بحرین کے عیسائیوں کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس میں ستر کے قریب آدمی تھے۔ حسب معمول اس وفد کے ساتھ بھی آپ بہت عزت سے پیش آئے۔ بلکہ اسے مسجد نبویؐ میں اتارا اور جب بحث کرتے کرتے اتوار کا دن درمیان میں آ گیا تو آپ ؐنے مسجد میں ہی انہیں عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔ آخر جب انہوں نے واضح دلائل کو نہ مانا تو آنحضرت ﷺ نے انہیں بموجب حکم الٰہی مباہلہ کے لئے بلایا مگر وہ ڈر گئے اور صرف معاہدہ کر کے واپس چلے گئے۔

دسویں سال یمن کے بعض قبائل نے اسلام قبول کیا اور پھر تو سارا عرب ہی قریباً قریباً مسلمان ہو گیا۔

اسی دوران میں حج کا موسم آ گیا اس سال آنحضرت ﷺ خود حج کے لئے نکلے۔ روایت ہے کہ اس دفعہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کا مجمع تھا۔ اور ان میں ایک بھی مشرک نہیں تھا۔ اللہ اللہ کیا عجیب نظارہ ہے۔ چند سال قبل ہی اس میدان میں آپ ؐکی یہ حالت تھی کہ آپ ؐکلمۃ الحق پہنچانے کے لئے لوگوں میں تن تنہا پھرتے تھے۔ اور کوئی آپ ؐکی بات کی طرف کان نہیں دھرتا تھا۔ جس مجمع میں آپ ؐجاتے تھے لوگ آپ ؐکو دل آزار کلمات کہہ کر واپس کر دیتے تھے۔ جس کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے وہ درشت الفاظ سے آپ ؐکو خطاب کرتا تھا۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ اتنا بڑا مجمع آپ ؐکی غلامی کو اپنے لئے فخر محسوس کر رہا ہے۔

اس حج میں آپ ؐنے اونٹنی پر سوار ہو کر ایک مشہور خطبہ پڑھا۔ جس کو لوگوں تک پہنچانے کا یہ انتظام تھا کہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کچھ آدمی مقرر کر دئے جو آپ ؐکی آواز کو دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ آپ ؐنے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگو میری باتوں کو اچھی طرح سے سن لو۔ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد پھر بھی اس موقعہ پر میں تم سے مل سکوں گا یا نہیں۔

"اے لوگو یاد رکھو کہ جیسا یہ دن اور یہ مہینہ حرمت والا ہے اسی طرح تمہارے جان و مال ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ دیکھو امانتیں ان کے مالکوں کے سپرد کرنی چاہئیں اور یہ باتیں جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں تم میں سے ہر ایک موجود شخص کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کو پہنچا دے جو اس جگہ حاضر نہیں۔ یاد رکھو تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

"آج سود کی رقوم ترک کی جاتی ہیں۔ اور وہ تمام خون جو جاہلیت میں ہو چکے ان کا قصاص معاف کیا جاتا ہے۔ اے لوگو آج شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ پھر کبھی اس کی پرستش اس زمین میں کی جائے۔ سوائے اس کے کہ چھوٹے چھوٹے امور میں اس کی اطاعت کی جائے گی۔ اے لوگو عورتوں کا تم پر حق ہے جیسا کہ تمہارا عورتوں پر حق ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں خدا تعالیٰ کی امانت ہیں پس تم ان سے نیک سلوک کرو۔ اور دیکھو غلاموں کا بھی خیال رکھو۔ وہ خوراک جو تم خود کھاتے ہو ان کو کھلاؤ اور وہ پوشاک جو تم خود پہنتے ہو ان کو پہناؤ۔ اے لوگو اچھی طرح سن لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور تم سب ایک ہی سلسلہ اخوت میں منسلک ہو۔ کسی مسلمان کے لئے جائز

باقی صفحہ (1) پر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

پہلا سال ختم ہونے اور دوسرا سال شروع ہونے پر جو جذبات ہونے چاہئیں ان کے متعلق حضرت صاحب نے خطبہ ارشاد فرمودہ 30۔ دسمبر 1994ء میں مزید فرمایا۔

یہ جو لمحات ہیں سال کے آخر کے، یہ انہی سوچوں میں صرف ہونے چاہئیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر واقعتہ" ہر فرد جماعت ان اہم پہلوؤں سے جن میں سے چند کی میں نے نشان دہی کی ہے اپنا جائزہ لے گا تو آئندہ سال کے لئے جماعت کو بہت سے ایسے کارکن مہیا ہو جائیں گے جو پہلے مہیا نہیں تھے۔

اب (دعوت الی اللہ) کا معاملہ ہے میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ ابھی تک بھی میرے نزدیک جماعت کی اکثریت ایسی ہے جو داعی الی اللہ نہیں بن سکی، ابھی تمنائیں دلوں میں کروٹ لے رہی ہیں اور زمین تیار ضرور ہو رہی ہے وہ نظر آ رہا ہے لیکن ابھی اس قابل نہیں ہوئے کہ وہ کہہ سکیں کہ ہاں ہم نے بھی حصہ ڈال دیا۔ پس ان باتوں کو بار بار یاد کرانے کے نتیجے میں جو انسان کا شعور بیدار ہوتا ہے اور خود اپنی نگرانی کرتا ہے اور اس کے اندر سے ایک نصیحت کرنے والا میسر آ جاتا ہے وہ پھر نصیحت ضرورت فائدہ پہنچاتی ہے۔

میں نے بارہا اس مضمون پر غور کیا۔ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو جو اللہ نے فرمایا (-) کہ نصیحت کر نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔ اس میں بہت سی حکمتیں مجھے ہر دفعہ دکھائی دیں اور خاص طور پر آنحضرت ﷺ کے حوالے سے یہ مضمون سمجھ آتا ہے ورنہ نہیں آتا۔ ایک اور حکمت جو مجھے اس میں دکھائی دی جس کا پہلے میں ذکر نہیں کر سکا وہ یہ ہے کہ وہ ناصح جس کی نصیحت پہلے اس پر کارگر ہو اس کی نصیحت دوسروں پر ضرور کارگر ہوتی ہے وہ ایک عالم باعمل بن جاتا ہے جو بات کہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو کرتا ہے اس کی باتوں میں ایک عظیم طاقت پیدا ہو جاتی ہے (-)۔

آنحضرت ﷺ کی نصیحت ضرور اثر کرتی تھی اب یہ الگ مسئلہ ہے کہ بعض دفعہ وہ نصیحت کا اثر فوراً دکھائی دینے لگتا ہے بعض دفعہ وہ دلوں میں کچھ تحریکات پیدا کر دیتا ہے جن کے پوری طرح پنپنے اور اپنے اندرونی لحاظ سے پختگی حاصل کرنے میں ایک وقت لگتا ہے لیکن کچھ استثناء بھی ہیں۔ ان استثناء آت کا بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما دیا ہے اور وہ یہ ہیں (-) کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری نصیحت اثر تو کرتی ہے اور ضرور کرے گی مگر ان دلوں پر کرے گی جن پر ابھی تالے نہیں پڑے ان دلوں پر پڑے گی جن پر اللہ کی مہر نہیں لگی۔ ان پر نصیحت اثر کرے گی جو یہ فیصلہ نہیں کر چکے کہ (-) فیصلہ ہے ہم نے ایمان نہیں لانا۔ ان لوگوں کے لئے تیری نصیحت برابر ہے جنہوں نے ایمان لانا ہی نہیں ان کو چاہے سنائے چاہے نہ سنائے ان کے لئے برابر ہے تو یہ استثناء آت بھی ہیں مگر ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے۔ ان استثناء ات کو چھوڑ کر یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تذکیر ہی تھی آپ ؐکا ذکر کرنا ہی تھا اور آپ ؐکا نصیحت کرنا تھا جس نے دیکھتے دیکھتے عرب کی کایا پلٹ دی، ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہوا۔ پس اس پہلو سے ہمیں بھی آنحضرت ﷺ کی نصیحت کے انداز سیکھنے چاہئیں اور آج کی اس گھڑی میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی نصیحت میں جو طاقت پیدا ہوئی ہے میں نے غور سے یہ مضمون بھی سیکھا ہے کہ اس لئے تھی کہ آپ ؐسب سے پہلے اپنے مذکّر تھے اور اپنے نفس پر آپ ؐکی نصیحت کو پورا غلبہ حاصل تھا۔ ایک ایسا قوی غلبہ تھا کہ نفس کی مجال نہیں تھی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اندرونی نصیحت کے خلاف ایک ادنیٰ سی سوچ بھی کر سکے۔

جب یہ طاقت انسان کو نصیب ہو جاتی ہے تو غیروں پر بھی طاقت عطا ہوتی ہے۔ یہ محض کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ نفسیاتی لحاظ سے ایک طے شدہ، ثابت شدہ، حقیقت ہے۔ وہ لوگ جو مسمریزم سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، جو علم طب میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ اگر مطالعہ کریں یا ان کو اچھا استاد میسر آئے تو وہ لازماً ان کو یہ بتائے گا کہ پہلے اپنی Will کو اپنے فیصلے کی طاقت کو اپنے نفس پر جاری کرنے کی کوشش کرو اور اس کی ورزش کرو ذہنی طور پر۔ اگر نہیں کرو گے تو تمہیں غیروں کے دماغ پر اثر انداز ہونے کی کوئی طاقت نہیں ملے گی اور اسی طرح Will Power کو تقویت دی جاتی ہے۔ اس کے بغیر آپ گھر بیٹھے جو مرضی کریں اور آپ کا نفس آپ کی بات مانے ہی نہیں بلکہ آپ اس کے زیر نگیں چلتے رہیں اور پھر سوچیں کہ میں سوچوں گا فلاں آدمی یوں کرے تو یوں کرنے لگ جائے گا یہ محض احمق کی خواب ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

پس (-) جس ناصح کا ذکر ہے وہ ہر شخص کے اندر موجود ہے اور میں اس ناصح کو مخاطب ہوں۔ ہر احمدی کے اس ناصح کو مخاطب ہوں جس سے نصیحت کے سفر کا آغاز ہونا ہے۔ پس نئے سال کے سفر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے اس ناصح کو بیدار کریں اور اگر ہر آدمی کرے تو اس کو غیر معمولی طاقتیں عطا ہوں گی۔ یہ میں جانتا ہوں خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کو اسی طرح بنایا ہے اور خدا تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔ جہاں کلام الٰہی نے انسان کے اللہ کی فطرت پر پیدا ہونے کا ذکر فرمایا ساتھ ہی یہ فرما دیا ہے کہ (-) اللہ نے جو کچھ کر دیا ہے اس میں تم کبھی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ پس اس بنیادی اصول کو اپنے پلے باندھ لیں کہ پہلے آپ نے اپنے نفس کی تسخیر کرنی ہے، اپنے نفس کے اندر موجود ناصح کو جگانا ہے، اس کو اپنے نفس پر غلبہ عطا کرنا ہے اور جب اس کو آپ یہ سکھا دیں اور یہ توفیق مل جائے جو دعاؤں کی مدد کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی تو پھر اللہ کے فضل کے ساتھ آپ کے اندر سے ایک ایسی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

نواب عباس احمد خان

محترمہ آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ

رفیقہ حیات حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

ہماری بہن آمنہ طیبہ بیگم مارچ 1918ء میں پیدا ہوئیں اور عمر میں ہم نو (9) بھائی بہنوں میں سب سے بڑی تھیں۔ ہمارے ماں باپ کی بہت لاڈلی اور چہیتی بیٹی تھیں۔ 1928ء کے لگ بھگ ہماری کھیلوں کی ٹیم جس میں ہمارے ماموں زاد بھائی محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور میاں منیر احمد صاحب اور ایک برما سے آئے ہوئے ہمارے مشترکہ دوست محمود برمی جو اپنی والدہ کی طرف سے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور جنہیں ایک بزرگ نے ہماری ٹیم میں شامل کرایا تھا اور دوسرے عزیز و اقارب اس ٹیم کے ممبر تھے اور ہماری بہن اس ٹیم کی کیپٹن ہوا کرتی تھیں کھیلوں اور تعلیم میں قابل تھیں 1938ء میں ان کی شادی و رخصتی سلسلہ کے جلیل القدر خادم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے ہوئی۔

ہمارے دادا نواب محمد علی خاں صاحب ان دنوں مالیر کوٹلہ میں تھے۔ اور بوجوہ تقریب رخصتی میں شریک نہ ہو سکتے تھے (دارالسلام) کوٹھی کے وسیع لان میں بارات اور دوسرے شرکاء شادی کی تواضع کا انتظام کیا گیا تھا۔ پر تکلف چائے کا انتظام ہو چکا تھا۔ رخصتی کے غالباً ایک دن قبل حضرت نواب صاحب کا پیغام پہنچا کہ ان کی تحقیق کے مطابق رخصتی کے موقع پر اس قسم کی تواضع کی (واضح) سند نہیں ملتی لہٰذا آپ حکم دیتے ہیں کہ کوئی خورونوش اس موقع پر پیش نہ کی جائیں اس حکم پر عمل کیا گیا اور حضرت امام ثانی اس تقریب میں شامل ہوئے اور مختصر تقریر کی کہ نواب صاحب کا مسلک اپنی جگہ پر لیکن مہمان نوازی بھی ایک (دینی) وصف ہے لہٰذا ایسی خاطر مدارت قابل اعتراض نہیں لیکن باپ کا حکم ہے لہٰذا تعمیل ضروری تھی بعد ازاں جب شادی بیاہ اور رخصتی کے موقع پر تکلفات زیادہ شروع ہو گئے حضرت امام ثانی نے بھی منع کر دیا کہ رخصتی کے ایسے موقع پر کوئی خورونوش نہ پیش کئے جائیں جس پر کچھ سال عمل ہوتا رہا اور اب سادگی کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ہماری یہ بہن باری تعالیٰ کے دربار میں قریباً روزانہ بہت گریہ وزاری اور آہ و بکاء کرنے والی تھیں یہ ان کی زندگی کا کم و بیش معمول تھا اپنے جلیل القدر خاوند کی جان نثار اور اس کے لئے ہر چیز قربان کرنے کا جذبہ رکھتی تھیں۔

موصوفہ نہایت متقیہ اور احکام و نواہی پر عمل کرنے والی تھیں اپنے خاوند کی ساری عمر قرۃ العین بنی رہی یہ وہی خاوند ہے جس کا میری دانست میں حضرت امام جماعت ثانی کو بھی بہت خیال رہتا تھا اور خاص عزت اور وقعت سے انہیں دیکھتے تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں سلامتی والی بھرپور نافع الناس زندگی عطا ہو۔ اور اپنے بزرگ باپ کی تمناؤں کو پورا کرنے والے ہوں اور مرضی مولا سے راضی برضاء رہیں۔

حضرت والدہ صاحبہ محترمہ بچوں کے نام وصیت میں ایک جگہ لکھتی ہیں "عزیزہ طیبہ بیگم و زکیہ بیگم کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کا بہت موقع دیا ہے دس پندرہ دن نہیں بلکہ مہینوں میں طیبہ کے گھر رہی بمعہ اپنے ملازموں کے اور رہی بھی بیمار مگر طیبہ نے نہایت بشاشت بہت باریک جذبات کا خیال رکھتے ہوئے مجھے رکھا اگر سچ کہوں تو اپنے گھر سے زیادہ مجھے طیبہ کے آرام ملا پاس بیٹھنا دل بہلانا نوکر تلاش کر کے دینا غرض پوری ذمہ داری اور اب تک اسی طرح کرتی ہے اپنے گھر رہتے بھی مجھے سہارا ہے۔

ہماری اس بہن کے دو بیٹے عزیز مجیب احمد ولادت 1939ء اور تسلیم احمد پیدائش 1954ء اور لڑکی عائشہ بیگم ولادت 1949ء تا حیات ہیں۔ عزیز مجیب احمد سے ہماری والدہ حضرت سیدہ امتہ الحفیظ بیگم کو بہت پیار تھا اور بہت قدر و منزلت سے دیکھتی تھیں جس کا ذکر اپنی وصیت میں بھی کیا ہے۔ عزیزہ عائشہ اپنی ماں کی صورت و سیرت کی تصویر ہیں اور ان جیسی خوبیوں کی حامل۔

ماں کی وفات کے بعد اپنے عالی قدر باپ کی بہت خدمت حتی المقدور کرتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والی لمبی بابرکت زندگی عطا کرے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے موصوفہ کی وفات پر جو مضمون لکھا ہے اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ (طیبہ تمہیں خلد بریں مبارک ہو۔)

الٰہی وعدوں کے مطابق امید ہے کہ خلد بریں انہیں ملی ہوگی یہ وہی خلد بریں ہے جس کے بارہ میں بشارت دی گئی ہے۔ کہ ہر نعمت دی جائے گی اور جو خواہش ہوگی پوری کی جائے گی اس دنیا کے مادی مظاہر میں جو لذت۔ کشش اور سرور ہے وہ سب کچھ دیا جائے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ محبت الٰہی کی گود میسر ہوگی اس فانی دنیا کے زمان کو اس طرح لپیٹ دیا جائے گا کہ کل کی بات آج ہوتی نظر آئے گی اور مکان کی وسعتیں اتنی بڑھ جائیں گی گویا کہ زمین اور آسمانوں کی ساری وسعتیں حاصل ہو گئی ہیں۔ خدا کرے کہ ان سب نعماء کا اللہ تعالیٰ ہمیں اور سارے بندوں کو وارث بنائے۔ آمین۔

دعا اور دعوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور موثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال درد دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرے اور اسکو پکارے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد۔ لاہور کینٹ

احسان مندی کی ایک عمدہ مثال

روزنامہ الفضل نے اپنے شمارہ مورخہ 29۔ اکتوبر 1996ء کے صفحہ 7 پر "ہمیں لکھ بھیجئے" کے عنوان کے تحت اپنے قارئین کو دعوت دی ہے کہ اگر ان کے علم میں احسان مندی کا کوئی واقعہ ہو تو وہ اخبار ہذا کو لکھ بھیجیں۔

ایک واقعہ بڑے عرصہ سے میرے ذہن میں محفوظ ہے۔ ارسال کر رہا ہوں میرے والد محترم ملک رسول بخش صاحب اوورسیئر محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہم لوگ 1944ء میں قادیان جا کر آباد ہو گئے۔ پھر 1947ء میں برصغیر کی تقسیم پر پہلے لاہور کچھ عرصہ آکر ٹھہرے پھر والد صاحب ہمیں اپنے آبائی وطن ڈیرہ غازی خان لے گئے۔ 1947ء کی بات ہے۔ ڈیرہ غازی خان ایک درمیانے درجہ کا معمولی سا شہر تھا۔ ہندو آبادی کے انخلاء کے بعد آبادی خال خال تھی۔ گلیوں اور سڑکوں پر آج کی طرح کا مشینی اور انسانی رش نہ تھا لوگ ایک دوسرے کو جانتے اور پہچانتے تھے۔ لوگوں کے پاس ایسا کرنے کے لئے شائد وقت بھی تھا ہمارے بلاک کے ساتھ ایک دوسرا بلاک تھا وہاں ایک غیر از جماعت دوست مہتر اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی پولیس اپنے پختہ ذاتی کوٹھی نما مکان میں رہا کرتے تھے۔ اس دور میں کسی مسلمان کا اس عہدہ تک رسائی حاصل کرنا ایک بڑی بات سمجھی جاتی تھی۔ ڈیرہ غازی خان کے علاقہ میں مہتر ایک اعلیٰ ذات تصور کی جاتی ہے ان ڈی ایس پی صاحب کے ہاں ایک ریڈیو بھی تھا ہم اردگرد کے لوگ شام کو ان کے صحن میں اکٹھے ہو جایا کرتے اور شام کی خبریں سنا کرتے تھے۔ مہتر صاحب کا ایک ٹانگہ اور کوچوان بھی تھا وہ بڑے وقار سے فارغ وقت میں ٹانگہ پر بیٹھ کر سیر کو نکلا کرتے تھے۔ خیر ایک دن کیا ہوا کہ انہوں نے میرے والد بزرگوار کو سڑک کے کنارے چلتے دیکھا پھر دوسرے دن اور تیسرے دن آخر ایک دن ٹانگے کو رکوایا اور میرے والد صاحب سے ان کا تعارف پوچھا جب والد محترم نے اپنا نام پتہ بتایا تو مہتر صاحب بڑی عاجزی اور تواضع سے پیش آئے اور کہا کہ ملک صاحب آپ میرے خاندان کے بہت بڑے محسن ہیں میرے ابا نے ان سے ناواقفی کا اظہار کیا تو مہتر صاحب نے کہا کہ کیا آپ 1914ء سے قبل فلاں سال میں روجھان کے علاقہ میں فلاں نہر کے بنگلہ کے انچارج اوورسیئر تھے۔ کہاں 1910ء اور کہاں 1947ء والد صاحب نے اپنی یادداشت کو 37 سال قبل لے جا کر اثبات میں جواب دیا۔ تو مہتر صاحب نے کہا کہ آپ ہی میرے والد کے محسن ہیں انہوں نے اپنے والد کا نام بتایا اور کہا کہ ایک رات وہ اس نہر کے بنگلہ پر آپ کے مہمان کے طور ٹھہرے۔ آپ نے ان کے لئے بستر چارپائی اور کھانے کا انتظام کیا ان کے گھوڑے کے دانہ کا بھی بندوبست کیا دوا یک۔ آپ کے ملازموں نے ان کے بدن کو دبایا۔ ایک نے سر پر تیل کی مالش بھی کی (یہ انداز مہمان نوازی و وضع داری سرائیکی تہذیب کا بڑا اہم حصہ ہیں) اور پھر علی الصبح ان کے والد میرے ابا جان کو ملے بغیر اگلی منزل پر روانہ ہو گئے۔ مہتر اللہ بخش صاحب نے کہا کہ ان کے والد جب بستر مرگ پر تھے تو انہوں نے اپنی اولاد کو جاتے وقت جو کچھ کہا اس میں آپ کا خاص ذکر تھا کہ ایک ملک رسول بخش اوورسیئر جو ہمارے علاقہ کا ہی تھا میں اس کا شکریہ صحیح طور ادا نہ کر سکا۔ تم میں سے جس کسی کو بھی موقع ملے میری طرف سے یہ فرض ادا کر دینا۔

آجکل کے اس کمپیوٹر اور انٹینا کے ترقی یافتہ دور میں ایسے واقعات اور کہانیاں انہونی سی لگتی ہیں لیکن یہ ایک صحیح ناقابل تردید اور مبنی برحقائق واقعات ہیں جو انسانی اخلاق اور اطوار کو ایک جلا بخشتے ہیں۔

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں شیخ سعدی (علیہ....) نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابہ زنجیر تھا اولاد کو مہمان سمجھنا چاہئے اس کی خاطر داری کرنی چاہئے اس کی دلجوئی کرنی چاہیے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیے اولاد کیا بنا سکتی ہے خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے

خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا۔ بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

یاد ماضی

محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب

ماہنامہ تحریک جدید اگست 1981ء میں محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی وفات کے متعلق درج ذیل مضمون شائع ہوا۔

نہایت افسوس کے ساتھ احباب کرام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جنہوں نے کانو نائیجیریا میں احمدیہ ہسپتال کی بنیاد رکھی تھی۔ اور بیس سال تک وہاں بلا امتیاز مذہب وملت ہر شخص کی خدمت کی تھی 11 جولائی (1981ء) کو وہاں وفات پا گئے۔ (ہم اللہ کے لئے ہیں....) آپ کا جنازہ آپ کی بیگم صاحبہ اور آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر انوار الدین صاحب ربوہ لے کر آئے۔ حضرت امام جماعت الثالث نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت ہائے نائیجیریا نے محترم ڈاکٹر صاحب کے متعلق چند سطور تحریر فرمائی ہیں وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب انچارج احمدیہ کلینک کانو 11 جولائی کو دین حق اور خدمت خلق کا شاندار فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوئے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ نائیجیریا اپنے ایک ایسے مایہ ناز فرزند اور بزرگ شخصیت سے محروم ہو گئی جو خیر مجسم اور محسن اخلاق کا مرقع تھی۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنی 56 سالہ زندگی میں تقریباً بیس سال کا قیمتی اور فعال حصہ نائیجیریا میں گزارا۔ اس عرصہ میں آپ نے اپنی خداداد اور اہل ایمان والی فراست' خدمت خلق اور محسن سلوک کی بناء پر نہ صرف کانو بلکہ مشرقی نائیجیریا میں جماعت کا ایک نہایت ہی حسین نقش قائم کر دیا تھا۔ جماعت کے نام کے ساتھ ہی لوگوں کے ذہنوں میں احمدیہ کلینک کا تصور ابھر آتا تھا۔ اور چھوٹے اور بڑے سبھی جماعت کی اس خدمت کو مثالی سمجھتے تھے اور ایسے ہی پراجیکٹ کو اپنے علاقوں میں قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے تھے۔

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ایک واقف زندگی ڈاکٹر تھے۔ ہمیشہ اس امر کا محبت سے ذکر کیا کرتے تھے کہ حضرت امام جماعت الثانی کی توجہ اور ہدایت کے نتیجہ میں میڈیکل کالج میں داخل ہو گئے اور پھر اپنی تعلیم اور ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی نگرانی میں کام شروع کیا۔ وہاں پر آپ نے چند سال کام کیا اور اس عرصہ میں تمام لوگوں میں اور خاص طور پر واقفین' مربیان اور سلسلہ کے کارکنان میں اپنے جذبہ خدمت اور محبت اور ایثار کی بناء پر بہت مقبول تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کو جماعت کی خدمت کے لئے ان سے ایک اہم کام لینا مقصود تھا اور اس کی بظاہر یہ وجہ ہوئی کہ آپ کو اپنی سانس کی تکلیف کی بناء پر سرزمین افریقہ کا انتخاب کرنا پڑا۔ آپ وطن عزیز کو خیرباد کہہ کر پہلے سیرالیون گئے لیکن وہاں کی آب وہوا موافق نہ آئی اور وہاں سے نائیجیریا آ گئے۔ یہاں پر مولانا نسیم سیفی صاحب کی زیر ہدایت آپ کانو میں تشریف لے آئے۔ یہی وہ جگہ تھی جو آپ کی صحت کے لحاظ سے مناسب اور خود اس علاقے میں احمدیت کے پودے کی آبیاری کے لئے سازگار تھی۔ یہ علاقہ اپنے تاریخی پس منظر میں سارے مشرقی نائیجیریا میں بہت اہم اور متعدد روایتی دینی اقدار کا حامل ہے۔ یہاں پر جماعت کی ترقی کے لئے ایسی جاذب اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار شخصیت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو اس علاقہ میں احمدیت کو فروغ دینے اور اس کا ایک موثر اور حسین نقش قائم کرنے میں عظیم کامیابی نصیب ہوئی آپ کے حسن تدبر اور اخلاق سے احمدیہ کلینک کانو کا نام اور کام جماعت کی اور ملک و قوم کی خدمت کی راہ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنے کام کا آغاز 1962ء کے شروع میں مشن ہاؤس بلڈنگ کے ایک حصے میں ہی شروع کیا۔ جلد ہی کام نے وسعت اختیار کرنا شروع کر دی اور آپ کو کرایہ پر قدرے بڑی بلڈنگ لینا پڑی۔ ساتھ ہی آپ نے اس امر کے لئے کوشش شروع کر دی کہ کلینک کے لئے مستقل زمین یا مکان لیا جائے۔ اس غرض کے لئے آپ متعدد مقامات پر کوشاں رہے مگر کوئی نہ کوئی روک آڑے آتی رہی۔ آخر آپ کو ایک ایسا قطعہ زمین اپنے ذاتی تعلقات اور رسوخ کی بناء پر لینے میں کامیابی ہو گئی جو کانو کا انتہائی اہم اور سنٹرل علاقہ ہے ابتدائی مراحل طے کرنے کے بعد آپ نے کلینک کی تعمیر کا کام شروع کرنے کا عزم کیا۔ چنانچہ موجودہ کلینک کا سنگ بنیاد موجودہ ہزہائی نس امیر آف کانو نے 28 دسمبر 1968ء کو ایک تقریب میں رکھا۔ گورنر نے اپنے پیغام میں اور امیر آف کانو نے اپنے خطاب میں جماعت کی اس خدمت کو دل کھول کر خراج عقیدت پیش کیا اور درحقیقت اس پراجیکٹ کی برکت سے آئندہ احمدیہ سیکنڈری سکول کانو کے کھلنے کے لئے بھی فضاء سازگار ہوئی۔

کانو کلینک کی بلڈنگ کی تعمیر کا کام آپ نے نہایت تندہی اور ہمت سے اپنی نگرانی میں کروایا اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اخراجات میں بھی بچت ہوئی اور کام بھی تسلی بخش طور پر ہوا۔ آپ اکثر بیان کرتے تھے کہ ان ایام میں آپ کا یہ دستور تھا کہ صبح کلینک میں کام کرتے اور جونہی فارغ ہوتے تو دوپہر کو کلینک کی تعمیر کی نگرانی کرتے۔ شام کو پھر کلینک کے کام کے بعد یہی شغل ہوتا۔ اور اس طرح ایک سال کے اندر ہی اندر کلینک کی بہت عمدہ اور خوبصورت بلڈنگ پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ غرض اپنی ہی بچت اور پھر اپنی ذاتی کوشش سے ایک باموقعہ جگہ پر ایک شاندار عمارت کلینک کے لئے مکمل ہو گئی۔ اور ہر شخص ڈاکٹر صاحب کے حسن انتخاب اور خوبی تعمیر کی داد دیئے بغیر نہ رہتا۔ آپ اسے ہمیشہ دعاؤں کا ثمرہ قرار دیتے تھے۔

آپ 1970ء میں اس بلڈنگ میں منتقل ہو گئے اور ساتھ ہی سکول کانو کی منظوری مل گئی۔ اور پرانی کلینک کی کرایہ کی بلڈنگ میں سکول کا آغاز ہو گیا۔ کانو کلینک کے ایک حصہ کی تعمیر کے ساتھ ہی آپ نے اس کی مزید وسعت کا پروگرام بنایا۔ اس کے لئے آپ نے ایک ملحقہ حصہ میں ایک بڑی بلڈنگ کی منظوری لے لی۔ یہ وہ عرصہ تھا جب کہ خاکسار نائیجیریا میں آ چکا تھا۔ اور خاکسار (محمد اجمل شاہد) نے 1973ء کے آخر میں اس نئے بلاک کا سنگ بنیاد رکھا اور ڈاکٹر صاحب اس کی تکمیل کے کام میں مصروف ہو گئے۔ اب آپ کا پروگرام یہ تھا کہ بلڈنگ کا یہ حصہ جو تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہو گا اس میں مٹرنٹی' چلڈرن وارڈ ڈینٹل اور دیگر متعدد شعبہ جات ہوں گے۔ ابھی تعمیر کا کام درمیان ہی میں تھا کہ آپ زیادہ علیل ہو گئے اور اس کی وجہ سے کام کی رفتار متاثر ہوئی۔ تاہم اس وسیع بلڈنگ کا گراؤنڈ فلور تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ موجودہ بیماری میں جب آپ پاکستان سے واپس آئے تو اس کی تکمیل اور تزئین میں مصروف تھے۔ اس عرصہ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور اس طرح خدمت سلسلہ کے جہاد کے میدان میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کا اعزاز نصیب ہوا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کو باوجود نحیف و ناتواں ہونے کے خدا تعالیٰ نے بے شمار قوت عمل دی تھی اور آپ باوجود بیمار ہونے کے ہمیشہ ہشاش بشاش رہتے اور دوسروں کو بھی اس سے وافر حصہ دیتے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو دست شفاء عطا کیا تھا۔ اور مریض ان کے ساتھ مانوس تھے۔ اور دور دور سے کھچے چلے آتے تھے۔ جماعت کے افراد اور غرباء کے مفت علاج کے لئے کوشش کرتے اس بناء پر آپ تمام احباب میں بہت ہردل عزیز تھے۔

ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ جب حضرت صاحب پہلی مرتبہ 1970ء میں افریقہ کے دورہ پر آئے تو آپ کو بطور معالج خصوصی آپ کی رفاقت اکثر مواقع پر حاصل رہی۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے اس فریضہ کو سرانجام دیا اس کا اندازہ ان سطور سے ہوتا ہے جو حضرت صاحب نے خود اپنے دست مبارک سے آپ کی ڈائری پر تحریر فرمائیں حضرت صاحب کے گزشتہ سال کے نائیجیریا کے دورہ میں بھی آپ حضرت صاحب کی خدمت میں موجود رہے اور اس سلسلہ میں ہر خدمت کے لئے کمربستہ رہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب میں بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ نے مقامی ماحول کو بخوبی اپنا لیا تھا۔ ہاؤسا زبان سیکھ لی تھی اور اس کی وجہ سے مقامی لوگوں سے رابطہ میں کوئی مشکل نہ تھی اس علاقہ کے تقریباً تمام ہی بڑے لوگوں سے تعلقات تھے اور ان کو احسن طور پر نبھانے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ہزہائی نس امیر آف کانو سے ملاقات کے دوران انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی بہت تعریف کی اور کہا کہ انہوں نے یہاں کے عوام کی بہت خدمت کی ہے۔ ایک دفعہ پاکستانی حکومت کے ایک سفیر کی ملاقات کا انتظام آپ نے امیر آف کانو سے کروایا تو امیر صاحب نے سفیر صاحب سے کہا کہ وہ پاکستان سے جماعت احمدیہ کے اس ڈاکٹر کی وجہ سے متعارف ہیں اور اس خدمت کی قدر ان کے دلوں میں ہے۔ ایک سابق کمشنر الحاجی سولے نے ایک پاکستانی سفیر کی موجودگی میں یہ کہا کہ وہ پاکستان کو محض جماعت احمدیہ کی دینی اور دینوی میدان میں خدمات کی وجہ سے جانتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی وفات پر بڑے اور چھوٹے لوگ بڑی کثرت سے تعزیت کے لئے آ رہے ہیں ان میں مقامی چیفس' گورنمنٹ کے حکام اور مختلف طبقات کے لوگ ہیں سب نے ہی نہایت محبت سے اور اکثر تر آنکھوں کے ساتھ آپ کے خلوص و محبت کا تذکرہ کیا الحاج ڈان پاپا (جو یہاں کی ایک معروف شخصیت اور سابق کمشنر تھے) نے کہا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو کانو ہی کا باشندہ سمجھتے ہیں اور یہ کہ انہوں نے دین حق کے مشنری کے طور پر جو کام کیا ہے وہ بے مثال ہے۔ ایک دوسرے سابق کمشنر الحاج ثانی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت کو اہالیان کانو کبھی بھی نہیں بھلا سکتے۔ انہوں نے بیس سال تک اس علاقے کی خدمت کی ہے جو بے لوث اور پر خلوص تھی۔ نیز یہ کہ آئندہ بھی ان کو ان جیسے خلوص دل سے خدمت کرنے والے واقفین کی ضرورت ہے ابھی ایسے لوگوں کا سلسلہ جاری ہے جوں جوں لوگوں کو علم ہو رہا ہے وہ تعزیت کے لئے آ رہے ہیں۔

مقامی جماعتوں میں سے جاس' کاڈونہ' باکرچی زادیہ اور دیگر مقامات سے وفود کی صورت میں تعزیت کے لئے آ رہے ہیں۔ یہ امر بھی اس بات کا شاہد ہے کہ آپ کی خدمات اور تعلقات کا رشتہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور ان کی وفات کا صدمہ سب نے دلی طور پر محسوس کیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ نائیجیریا میں لیگوس کلینک کے ڈاکٹر محمد یوسف صاحب نے (جو پہلے جماعت کے مشنری ڈاکٹر تھے) خدمت کے دوران ہی اللہ کی راہ میں جان قربان کی۔ دوسرے نمبر پر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی کہ خدمت کے دوران ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کی۔ خدا تعالیٰ ان کو بہترین جزا سے نوازے اور ان کے تمام بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور ان کا بہترین کفیل ثابت ہو۔

ایک اچھی بات

گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا۔ اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا۔ جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اس وقت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا۔ پورا متقی نہیں بنتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کرپشن کے خاتمے کے اقدامات

نگران وزیراعظم نے کہا ہے کہ کرپٹ بیورو کریٹس کی بھی چھان بین ہوگی۔ چاہے کوئی شخص پی پی پی کا ممبر ہو یا پی ایم ایل این کا یا پی ایل ایم جے کا۔ چھان بین ضرور کی جائے گی۔ جہاں تک عبوری حکومت کا تعلق ہے وہ ان لوگوں کو یقیناً سامنے لائے گی جو ملک پر حکومت کرتے رہے ہیں۔ نگران وزیراعظم ملک معراج خالد نے یہ بات اس وقت کہی جب وہ پیپلز پارٹی کے ایک وفد سے گفتگو کر رہے تھے۔ یہ وفد ملک معراج خالد سے پیپلز پارٹی کے ایک سابق صدر محمد اقبال کی سربراہی میں ان سے ملا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی سب سے پہلی ترجیح یہ ہے کہ وہ ملک سے کرپشن کے خاتمے کے لئے اقدامات کا آغاز کریں۔ کیونکہ جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں کہ کرپشن بہت دور تک پہنچ چکی ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی واضح کی کہ احتساب کا عمل صرف سیاست دانوں پر ہی حاوی نہیں ہوگا بیورو کریٹس بھی اس میں شامل ہوں گے اور فوری طور پر کرپٹ بیورو کریٹس کو فارغ کر دیا جائے گا۔ وفاقی سیکرٹریوں سے خطاب کرتے ہوئے ایک خصوصی میٹنگ کے دوران آپ نے اسلام آباد میں اتوار کے روز کہا کہ قانونی اور انتظامی اقدام اٹھاتے ہوئے بغیر کسی تاخیر کے احتساب شروع کیا جا رہا ہے۔ نگران وزیراعظم نے اس بات پر زور دیا کہ عبوری حکومت کا کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ لوگوں کو انصاف دینا چاہتے ہیں اور سب کچھ ملک کے مفاد میں کیا جائے گا۔ آپ نے سیکرٹریوں سے کہا کہ وہ صحیح خطوط پر لیڈر شپ کو آگے لائیں۔ کیونکہ عبوری حکومت چاہے گی کہ ان کی اہلیت اور صلاحیت کا بہترین استعمال کر سکے۔

○○○

احتساب سب کا

صدر مملکت فاروق لغاری نے کہا ہے اور اس بات کا عہد کیا ہے کہ قومی اور صوبائی نگران حکومتوں کے ارکان فروری میں ہونے والے انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔ یہ بات قاضی حسین احمد نے ایک پریس کانفرنس میں کہی جو صدر مملکت سے ملاقات کے بعد بلائی گئی تھی۔

قاضی حسین احمد نے کہا کہ انہوں نے اپنی پارٹی کی طرف سے ان خدشات کا اظہار کیا کہ نگران حکومت کے بعض اراکین انتخاب لڑنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام لوگ بشمولیت چیف منسٹر ممتاز بھٹو انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔ اس بات کا کئی دفعہ اعادہ کیا جا چکا ہے کہ وہ لوگ جنہیں نگران حکومت کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں وہ کسی صورت بھی انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔

انتخابات کے متعلق کہا گیا ہے کہ صدر فاروق لغاری نے اس مطالبے کو مان لیا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر غیر جانب دار ہونا چاہئے۔

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عمران خان اور سابق نگران وزیراعظم معین قریشی کے سلسلے میں لاہور ہائی کورٹ بھی ایک رٹ دائر کی گئی ہے کہ ان دونوں کا بھی احتساب ہونا چاہئے۔ درخواست دہندہ کے وکیل جاوید جعفری نے بتایا ہے کہ کوئی حکمران یا سیاست دان ایسا نہیں ہونا چاہئے جسے احتساب سے الگ رکھا جائے۔

○○○

حج کی نئی پالیسی

بتایا گیا ہے کہ آئندہ حج کے لئے کوئی سرکاری وفد نہیں بھیجا جایا کرے گا اور مذہبی امور کی وزارت کسی دباؤ کے نیچے نہیں آئے گی۔ جہاں تک خدام الحاج کے انتخاب کا تعلق ہے یہ سب کچھ میرٹ کی بناء پر کیا جائے گا۔ اور ان صولوں اور قوانین کی بناء پر کیا جائے گا۔ جو پہلے سے طے پا چکے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نگران حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ کوٹہ سسٹم ختم کر دیا جائے اور اسی طرح حج کے معاملے میں کسی کو خصوصی رعایات نہ دی جائیں۔ خصوصی طور پر کسی کو بھیجنے کے لئے این۔ او۔ سی۔ بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ نارمل طریق کے مطابق صرف ان لوگوں کو اجازت دی جائے گی جو پہلے سے طے شدہ حج پالیسی کے مطابق ہوں گے۔ وزیر مذہبی امور نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ اپنی وزارت کو حج کے معاملے میں کھلا ہاتھ دیں۔ یعنی وہ قاعدہ قوانین کے مطابق سب کچھ کر سکیں اس میں وہاں پر رہائش گاہوں کا حاصل کرنا بھی شامل ہوگا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ پچھلی حکومت اس معاملے میں جو کچھ اب تک کر چکی ہے اسے قائم رکھا جائے گا۔ اور کہ انہوں نے اپنی وزارت سے کہہ دیا ہے کہ وہ شکایات اگر کوئی ہوں تو ان کا فوری طور جائزہ لیں۔ اور مسائل کو حل کریں۔ فرقہ واریت کا مسئلہ حل کرنے کے لئے انہوں نے کہا کہ عنقریب مذہبی رہنماؤں اور دیگر نمایاں حیثیت رکھنے والے علماء کی ایک میٹنگ بلائی جائے گی جہاں اس سلسلہ میں ضروری فیصلے کئے جائیں گے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

نہیں ہے کہ وہ دوسرے کے مال میں بلا اجازت تصرف کرے۔"

جب آپؐ خطبہ ارشاد فرما چکے تو بلند آواز سے فرمایا۔

کیا میں نے احکام الٰہی تم کو پہنچا دیئے۔ سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا۔ ہاں بے شک۔ آپؐ نے پیغام الٰہی ہم تک پہنچا دیا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے خدا تو گواہ رہنا کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے۔

کیونکہ آپؐ کو علم الٰہی کے ذریعے معلوم ہو چکا تھا۔ کہ یہ حج آپؐ کا الوداعی ہے اس لئے آپؐ نے یہ کلمات اس طرح بیان فرمائے جس طرح گویا کہ لوگوں سے آپؐ رخصت ہو رہے ہیں اور انہیں الوداع کہہ رہے ہیں اور چونکہ فی الواقعہ بھی آپؐ کا یہ آخری حج تھا۔ اس لئے اس کا نام حجۃ الوداع مشہور ہو گیا۔ عرفہ کے روز جب رسول کریم ﷺ ابھی مکہ میں ہی قیام پذیر تھے یہ آیت نازل ہوئی کہ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ ۔ عام صحابہؓ اس سے بہت خوش ہوئے لیکن حضرت ابو بکرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ چونکہ آپ کی نکتہ رس طبیعت فوراً اس نتیجہ پر پہنچ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلد جدا ہونے والے ہیں۔ اس لئے کہ جب دین مکمل ہو گیا تو آپؐ زیادہ دیر تک ہم میں نہیں رہ سکتے۔

بقیہ صفحہ 3

قوی شخصیت بیدار ہو گی کہ اسے لازماً ماحول پہ غالب آنا ہے (-) غالب آنے سے پہلے (دین حق) جو قربانی چاہتا ہے جو ان سے تبدیلیاں چاہتا ہے ان کی طرف کسی کو کوئی خیال نہیں آپ ہی آپ غالب آ جائے سال کے بعد سال گزر جاتا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ احمدی سال اس طرح نہ گزریں۔ ہر سال چند ایسے لمحات میں سے گزر کر آگے سفر شروع کرے ہوا پنے نفس کے محاسبے کے لمحات ہوں اور بڑی دیانتداری اور خلوص کے ساتھ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور پھر کچھ ارادے باندھے اور ان ارادوں کا زادراہ لے کر اگلے سال میں داخل ہو۔ ہماری تو یہ سوچیں ہیں، ہمارے تو یہ ارادے ہیں۔ دعاؤں کے ساتھ نیکیوں کا زادراہ لے کر آگے بڑھتے ہیں۔ بڑھتے رہیں گے۔ (-)

یہ وہ سال ہے جس میں جب سے میں نے (نقل مکانی) کی ہے عارضی طور پر، پہلی بار ہے کہ دس نئے ممالک احمدیت کی آغوش میں داخل ہوئے ہیں۔ بڑی لمبی فہرست ہے برکتوں کی لیکن وہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ جلسے پر میں پیش کروں گا۔

اب میں آخر پر آپ کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اجتماعی جائزے بھی پیش ہوتے رہتے ہیں، ہوں گے۔ سال میں جہاں بھی جوڑ ڈال لیں وہاں یہ جائزے پیش ہو سکتے ہیں (اللہ نے چاہا تو) آئندہ سال میں وسط میں تقریباً جلسہ یو۔ کے۔ پہ یہ میں تفصیل سے خوش خبریاں آپ کو سناؤں گا لیکن آخری یاددہانی پھر یہی کراتا ہوں کہ جو ہر ذات کا اپنا محاسبہ ہے اس سے زیادہ بابرکت اور کوئی چیز نہیں ہے ہر احمدی جس تک یہ آواز پہنچتی ہے چند لمحے توقف کر کے ٹھہرے، اس غرض سے غور کرے کہ میں نے کیا کھویا اور کیا پایا اور اس نیت سے غور کرے کہ یہ نہ ہو کہ مجھے زندگی کے آخر پر موت کے لمحوں میں یہ خیال آئے کہ کاش میں ہر سال یہی غور کرتا۔ وہ جو غور ہے وہ بالکل بے کار جاتا ہے جب زندگی کے سال اکٹھا مرتے ہیں تو پھر غور کا وقت نہیں رہتا۔ اب تو ایک ایک کر کے ہمارا سال مر رہا ہے۔ خدا کرے کہ ہر مرنے والا سال ہمارے اگلے سال کو زندہ کر کے مرے اس کے لئے موت کا پیش خیمہ بن کر نہ مرے۔ ان دعاؤں اور اس فکر کے ساتھ ہم اس سال کو الوداع کہتے ہیں اور (اللہ نے چاہا تو) عنقریب اگلے میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام عالمگیر جماعت کو نیا سال مبارک فرمائے۔

تحریک جدید

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ارشادات۔

1۔ تحریک جدید کے پیش کرنے کے واقعہ کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر کوئی اور اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی۔ اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقعہ تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ اس وقت جماعت کے دل ایسے تھے جیسے چلتے گھوڑے کو جب روکا جائے تو اس کی کیفیت ہوتی ہے۔

(الفضل 8۔ فروری 1936ء)

2۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے متواتر دعا کرتے ہوئے اور اس کی طرف سے مبشر رویاء حاصل کرتے ہوئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ میں نے ایک دن خاص طور پر دعا کی تو میں نے دیکھا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب آئے ہیں اور میں قادیان سے باہر پرانی سڑک پر ان سے ملا ہوں۔ وہ ملتے ہی مجھ سے بغل گیر ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت جوش سے انہوں نے میرے کندھوں اور سینے کے اوپر کے حصوں پر بوسے دینے شروع کئے ہیں اور نہایت رقت کی حالت ان پر طاری ہے اور وہ بوسے بھی دیتے ہیں اور یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ میرے آقا میرا جسم اور میری روح آپ پر قربان ہوں۔ کیا آپ نے خاص میری ذات سے قربانی چاہی ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر اخلاص اور رنج دونوں قسم کے جذبات کا اظہار ہو رہا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ اول تو اس میں چوہدری صاحب کے اخلاص کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے۔ اور اللہ نے چاہا تو جس قربانی کا ان سے مطالبہ کیا گیا خواہ کوئی بھی حالات ہوں وہ اس قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ دوسرے یہ کہ ظفر اللہ خان سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی فتح ہے اور ذات سے قربانی کی اپیل سے (یہ مراد ہے) کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے اپیل کی گئی تو وہ آ گئی اور سینہ اور کندھوں کو بوسہ دینے سے مراد علم اور یقین کی زیادتی اور طاقت کی زیادتی ہے اور آقا کے لفظ سے یہ مراد ہے کہ فتح و ظفر صاحب ایمان کے غلام ہوتے ہیں اور اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا اور جسم اور روح کی قربانی سے مراد جسمانی قربانیاں اور دعاؤں کے ذریعے سے نصرت ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں اور اس کے فرشتوں کی طرف سے ہمیں حاصل ہوگی۔

(الفضل 18۔ نومبر 1934ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 16- نومبر 1996ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس-(نیا)-
2-00 طبی معالات- ڈاکٹر مجیب الحق صاحب کے ساتھ
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ) 96-11-15
4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن یو-کے 96-11-15 (دوبارہ)
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی پروگرام- کوئز پروگرام سعد اللہ پور بمقابلہ نوشہرہ
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی سرحد میں احمدیت کی تاریخ- سرحد کے امیر صاحب سے انٹرویو
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ- 96-11-15 (دوبارہ)
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر
12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن یو-کے 96-11-15 (دوبارہ)
1-00 طبی معالات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
2-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
3-00 اردو پروگرام
4-00 اردو کلاس-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 مجلس سوالات
7-30 (رات) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-11-16
8-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
10-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-بچوں کی ورکشاپ نمبر 2

اتوار- 17- نومبر 1996ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس-(نیا)
2-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق- از بی اے رفیق صاحب
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-11-16 (دوبارہ)
4-00 چینی زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں-(نیا)
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر بچوں کی ورکشاپ نمبر 3 (دوبارہ)
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-11-16 (دوبارہ)
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورکشاپ نمبر 3 (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-7
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق
2-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
3-00 اردو پروگرام- احمدیت اور ہماری ذمہ داریاں از مولانا سلطان محمود انور صاحب
4-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 مجلس سوال وجواب
7-30 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 96-11-17
8-30 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری فلم
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز پروگرام

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30873 میں امتہ الصبور بنت عبدالغنی قوم کلوجٹ پیشہ خانہ داری اور طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/40 دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی مالیتی پندرہ سو روپے کانٹے مالیتی پندرہ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الصبور 7/40 دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد الدین وصیت نمبر 15530 گواہ شد نمبر 2 منشی نذیر احمد وصیت نمبر 18801-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ والدہ نسیم ملک صاحبہ پیرو چک کی ٹانگوں میں چھ سال سے تکلیف ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ پیرو چک بھی تقریباً چار سال سے گیس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ امت اللہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور دل کی تکلیف کی وجہ سے بہت دنوں سے بیمار ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سالانہ تقریب مرکز عطیہ خون ربوہ

○ مرکز عطیہ خون ربوہ کی سالانہ تقریب مورخہ 2- نومبر 1996ء کو سرائے خدمت ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی جس میں محترم کرنل محمد عبدالخالق صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ مہمان خصوصی تھے۔ اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم راجہ منیر احمد خان صاحب نے بھی اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے ہوا جو مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب سیکرٹری کمیٹی مرکز عطیہ خون نے سال 96-1995ء کی سالانہ کارکردگی پر مشتمل رپورٹ پیش کی جس کے بعد مہمان خصوصی محترم کرنل محمد عبدالخالق صاحب نے مرکز عطیہ خون ربوہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ ضرورت کے ہر موقع پر مرکز عطیہ خون کی طرف سے ہسپتال کے مریضوں کی ہر ممکن فوری مدد کا انتظام نہایت تسلی بخش رہا ہے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان کو اس خدمت کی نہایت احسن جزاء عطا فرمائے۔ آپ کے خطاب کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے جملہ کارکنان کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار فرمایا کہ نئے سال کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خدمت کو مزید وسعت دینے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

بعد ازاں جملہ حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد اجتماعی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

واقفین نو (ربوہ) کا لاہور کے تاریخی مقامات کا دورہ

○ وکالت وقف نو کے شعبہ لینگویج کے زیر انتظام سپینش زبان سیکھنے والے واقفین نو بچوں کا ایک وفد جن کا تعلق یمن بلاک کے چار محلہ جات دارالیمن غربی، وسطی، شرقی اور باب الابواب سے تھا نے مورخہ 5- نومبر بروز منگل لاہور کے تاریخی مقامات کا دورہ کیا۔

اس وفد میں بچوں، ٹیچرز، ماؤں اور منتظمین کی تعداد قریباً 70 تھی۔ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (انچارج شعبہ لینگویج) کی نگرانی میں وفد ایک بس اور ویگن کے ذریعہ علی الصبح لاہور کو روانہ ہوا اور رات بخیر وعافیت واپس پہنچ گیا۔

اس دورہ کے دوران بچوں اور دیگر ممبران نے مقبرہ جہانگیر، بادشاہی مسجد اور مینار پاکستان کا تفصیلی دورہ کیا۔ ان مقامات کی تاریخ سے متعلق ساتھ ساتھ بچوں کو آگاہ کیا گیا۔ بچوں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور کئی سوالات بھی پوچھے۔

ڈیڑھ بجے وفد دارالذکر پہنچا۔ جہاں مکرم سیکرٹری صاحب ضیافت (لاہور) اور ان کے ساتھیوں نے وفد میں شامل واقفین نو بچوں ان کی ماؤں، ٹیچرز اور منتظمین کو خوش آمدید کہا۔ وفد کو دوپہر کا کھانا لاہور جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا۔

لاہور "چڑیا گھر" کی سیر میں بچوں نے خوب لطف اٹھایا۔ بچوں نے سیر کرتے ہوئے ساتھ ساتھ سپینش میں جانوروں۔ پرندوں اور دیگر حشرات وغیرہ کے نام بھی سیکھے نیز جانوروں کے رہن سہن، خوراک اور ممالک سے متعلق معلومات بھی حاصل کیں۔

اس پروگرام کی تیاری کے سلسلہ میں وکالت مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب (نگران بلاک) ان کے سیکرٹریان اور رضا کار لیڈی ٹیچرز کی بے حد ممنون ہے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

تبدیلی نام

○ میرا پہلا نام آصفہ اقبال ہے اب میں نے اپنا نام آصفہ طلعت جہاں رکھ لیا ہے۔ اب مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

آصفہ طلعت جہاں
بنت شیخ سمیع اللہ نسیم
گولبازار- ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ بے نظیر پاگل ہو گئی ہیں۔ وہ اپنی نجی محفلوں میں صدر کو ننگی گالیاں دیتی ہیں۔ اسی وجہ سے پڑھے لکھے دوست ان کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں۔ کرپٹ لوگ الیکشن اور عوام احتساب چاہتے ہیں۔ تین فروی سے ایک دن آگے جانے کو تیار نہیں ہوں۔ ہمیں احتساب کا بھی مینڈیٹ ملا۔ احتساب کا قانون بننے کے بعد کیس ٹربیونلز کو بھیجیں گے جو غیر جانبدار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ لوگ دوبارہ برسر اقتدار آگئے تو سارا عمل دھرا رہ جائے گا ہم اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ لاہور میں صحافیوں اور بار کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تین ماہ میں احتساب نہیں ہو سکتا۔ ملک میں ہر سطح پر کرپشن کے خوفناک انکشافات ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے پارسا دکھائی دینے والے افراد کی کرپشن کے لرزہ خیز حقائق سامنے آرہے ہیں۔ احتساب کے لئے مستقل طریقہ کار وضع کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری کو مرتضیٰ کے قتل میں ملوث کرنا مضحکہ خیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے رحم احتساب جلد شروع ہو گا۔ بڑی مچھلیوں کو سزائیں دیں گے۔ صدر لغاری اور میرے سمیت سب کا احتساب ہو گا۔ تیرہ کروڑ افراد بدعنوان لوگوں کا آئندہ انتخاب میں خود احتساب کریں گے۔

○ نگران وزیر اعظم نے اپنا اور سابق وزیر اعظم کا موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ کہاں محترمہ بے نظیر اور کہاں بیچارہ معراج خالد۔ ہم عوام سے دھوکہ نہیں کر سکتے۔ سابق دور میں "باجی" کا حکم چلتا تھا۔ ناہید خان کے ذریعے وفاقی حکومت چلائی گئی۔ مسٹر معراج خالد نے کہا کہ میں نے طور طریقے نہیں بدلے آج بھی کھوکھے سے سگریٹ خریدتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو بھی ثبوت کے بغیر نہیں پکڑ سکتے۔ جنہیں ہم بہت اچھا سمجھتے تھے۔ وہ اربوں کی بدعنوانیوں میں ملوث ہیں۔ بدی کی جتنی پرورش پاکستان میں کی گئی اس کی دنیا میں کہیں مثال نہیں ملتی۔

○ نگران وزیر اعظم نے کہا ہے کہ خدا نے جن بڑے گناہوں کی بناء پر قوموں کو تباہ کیا آج ہم ان سے ہزار گنا بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں۔ پوری قوم اس وقت گروہی ' لسانی اور فرقہ وارانہ مسائل کی وجہ سے بکھری ہوئی ہے۔ ہم حالات سے مایوس نہیں۔ قوم اس صورت حال سے ضرور نکلے گی۔ احتساب بہت لازم ہے۔ جلد احتسابی ٹربیونلز قائم کئے جائیں گے۔ مسائل کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم انسانیت کے معیار سے گر چکے ہیں۔

○ سپریم کورٹ نے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کی وہ استدعا مسترد کر دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انہیں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے 60 دن کی مہلت دی جائے مسٹر وٹو کو کہا گیا ہے کہ وہ 17 نومبر کو اعتماد کا ووٹ حاصل کریں۔

○ حکومت نے پٹرول کی قیمت میں فوری طور پر اضافہ کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ عالمی منڈیوں میں پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اب ریگولر 81ء16 روپے سپر 92ء17 روپے ہائی سپیڈ ڈیزل 44ء9 روپے کا ہو گیا ہے۔

○ سندھ کے نگران وزیر اعلیٰ مسٹر ممتاز بھٹو کے اس بیان پر کہ وہ اب بھی کنفیڈریشن کے حامی ہیں مختلف سیاسی حلقوں نے سخت اضطراب کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ممتاز بھٹو کا اعلان ملکی سلامتی کے خلاف سازش ہے۔ کنفیڈریشن کی سوچ نظریہ پاکستان کے منافی ہے۔ مسلم لیگ کے صوبائی سیکرٹری جنرل سردار ذوالفقار خان کھوسہ ' میاں معراج ' ڈاکٹر بشارت اور ثاقب خورشید نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ اعلان مقتدر قوتوں اور خود صدر پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی برطرفی کے خلاف سپریم کورٹ میں رٹ دائر کر دی ہے اور عدالت سے استدعا کی ہے کہ میری حکومت بحال کی جائے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ صدر لغاری نے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انتقاماً قومی اسمبلی توڑی۔ ان کا خیال تھا کہ مہران بینک کی دستاویزات آصف زرداری نے فراہم کیں۔ 58 (2) بی ایک متنازعہ شق ہے۔ نواز شریف کیس میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا تھا کہ صدر اکثریت کی حمایت رکھنے والے وزیر اعظم کو برطرف نہیں کر سکتا۔ معزول وزیر اعظم نے کہا ہے کہ صدر لغاری مجھے مسلسل پریشان کرتے رہے۔ وزیر اعظم کے مشورے کے بغیر ایوانوں کو پیغامات بھجوائے گئے بدنیتی سے ریفرنس دائر کئے گئے اور واپس لئے گئے۔ گورنروں کو خطوط بھیجے۔ اب گورنر سندھ ان کے ساتھ ہیں۔ میں نے پہلے لغاری کو وزیر خارجہ بنایا پھر صدر بنایا۔ مگر انہوں نے مرتضیٰ کی وفات کے صدمے کا بھی خیال نہ کیا اور 21 ستمبر کو سپریم کورٹ میں ریفرنس دائر کر دیا۔ بدترین دشمن بھی ایسا نہیں کرتے۔ میں نے ٹیلیفون ٹیپ نہیں کرائے۔ بلکہ میرے فون ٹیپ کئے جاتے رہے۔ درخواست میں الیکشن سے پہلے فیصلہ صادر کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنی رٹ درخواست میں کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کی تازہ ترین ایف آئی آر میں درخواست گزار اس کے شوہر کسی وزیر یا وزیر اعلیٰ سندھ کو نامزد نہیں کیا گیا۔ قتل کی تحقیقات عدالتی ٹربیونل کر رہا ہے۔ صدر نے اس مسئلہ کو برطرفی کی بنیاد بنا کر توہین عدالت کی ہے۔ ممتاز بھٹو دادو کے تھانہ کھنوت کی ایف آئی آر نمبر 24 کے تحت مفرور ملزم ہیں ان پر ملک سے غداری ' بغاوت پر اکسانے اور نظریہ پاکستان کی مخالفت کا الزام ہے۔ ان کی تعیناتی سے صدر نے حلف سے روگردانی کی ہے۔ نگران حکومت میں کوئی صدر لغاری کا برادر نسبتی ' کوئی روم میٹ کوئی بیچ فیلو اور کوئی سکول فیلو ہے۔ وہ پہلے بھی اقرباء پروری میں مصروف رہے انتظامی معاملات میں مداخلت کر کے ڈیرہ غازی خان میں اپنی پسند کے افسر تعینات کروائے۔ صدر نے دو چیف جسٹس صاحبان کو قائم مقام گورنر مقرر کر کے عدلیہ کی خود مختاری کے عمل کو شدید نقصان پہنچایا ہے کراچی میں ہزاروں افراد کی ہلاکت اور سندھ کی صورت حال کے حوالے سے الزامات مبہم اور حقائق کے برعکس ہیں۔ بے نظیر نے ہر موقع پر ایوان میں اکثریت ثابت کی۔ صدر نے جانبدارانہ مخالفانہ ذہن سے اسمبلی توڑی جو بدنیتی پر مبنی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے وائس آف امریکہ سے گفتگو کے دوران کہا کہ پارلیمنٹ پر الزامات تو لگائے ہی نہیں گئے۔ احتساب کے بارے میں جب مجھے صدر کا پیغام ملا تو میں نے اجلاس ملتوی کرنے کی بجائے فوری طور پر ایوان میں ان کا پیغام پڑھا اور بحث شروع کروا دی۔ اب قانون سازی کے عمل سے پہلے ہی اسمبلی توڑ دینا اور کہہ دینا کہ احتساب نہیں ہو رہا یہ غلط ہے۔ کیونکہ ان دنوں احتسابی بل پر ہی بحث کر رہا تھا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے نگران وزیر اعظم سے ملاقات کی اور آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے لئے اپنی تجاویز تحریری طور پر ان کے سپرد کر دیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ شناختی کارڈ کی پابندی کو لازمی کیا جائے۔ نیا الیکشن کمیشن بنایا جائے۔ سابقہ حلقہ بندیاں برقرار رکھی جائیں۔ الیکشن کمیشن کو فرائض میں کوتاہی برتنے والے عملے کو سزا دینے کا اختیار ہونا چاہئے۔ انتخابی اخراجات کی حد رکھی جائے۔ گاڑیوں کے زیادہ استعمال پر پابندی عائد کی جائے۔ بین الاقوامی مبصرین کو مدعو کیا جائے انتخابی سرگرمیوں کے حوالے سے سرکاری میڈیا بھی کیمشن کے براہ راست کنٹرول میں ہونا چاہئے۔

○ سرحد کے نگران وزیر اعلیٰ راجہ سکندر زمان نے قاضی حسین احمد کو دعوت دی ہے کہ سب سے پہلے میرا احتساب کریں۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنی بیٹی راشدہ کا نام راشدہ بدر رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد احمد
2/54 دار العلوم شرقی ربوہ

ڈرمیکس اینڈ ڈرمو کیور کریم ۔ خارش۔ داد چنبل۔ اگزیما۔ چوٹ داغ دھبوں کیلئے بفضل خدا نہایت مفید
تیار کردہ: بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار دارالیمن ربوہ

فکر اقبال اور تحریک احمدیت از شیخ عبدالماجد
صفحات: 512 قیمت: 175 روپے
خاندان اقبال اور احمدیت • قرارداد لاہور اور ظفراللہ خان
اقبال اکادمی کے سکالر اور شیخ عبدالماجد کی بحث۔
مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کے ریکارڈ سے • اقبال
• پنڈت نہرو اور جماعت احمدیہ وغیرہ متعدد موضوعات
شیخ عبدالاعلیٰ 100 اگل زیب کالونی سمن آباد لاہور
(042-396180)
• افضل برادرز ربوہ • شکور بھائی چشمے والے ربوہ
• عبدالمالک صاحب دارالذکر لاہور • احمدیہ ہال صدر۔ کراچی

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے وزٹ چارجز ادا کریں اور 100 % رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - مال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
عالم اسلام کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ